

## ہم گنہگار عورتیں

یہ ہم گنہگار عورتیں  
 ہیں  
 جو اہل جبر کی تمکنت سے  
 نہ رعب کھائیں  
 نہ جان بیچیں  
 نہ سر جھکائیں  
 نہ ماتھے بوڑیں  
 یہ ہم گنہگار عورتیں ہیں  
 کہ جن کے جسموں کی فضل نیچیں جو لوگ  
 وہ سرفراز ٹھہریں  
 نیابتِ امتیاز ٹھہریں  
 وہ داوہِ اہل ساز ٹھہریں  
 یہ ہم گنہگار عورتیں ہیں  
 کہ بیچ کا پرچم اٹھا کے نکلیں  
 تو جھوٹ سے شاہراہیں اٹی لے ہیں  
 ہر ایک دہلیز پہ سزاؤں کی داستاںیں دکھی لے ہیں  
 جو بول سکتی تھیں وہ زبانیں کٹی لے ہیں  
 یہ ہم گنہگار عورتیں ہیں  
 کہ اب تعاقب میں رات بھی آئے  
 تویر آٹھمیں نہیں بچیں گی۔  
 کہ اب جو دیوار گر چکی ہے  
 اسے اٹھانے کی ضد نہ کرنا!

## We Sinful Women

It is we sinful women  
 who are not awed by the grandeur of those who wear  
 gowns

who don't sell our lives  
 who don't bow our heads  
 who don't fold our hands together.

It is we sinful women  
 while those who sell the harvests of our bodies  
 become exalted  
 become distinguished  
 become the just princes of the material world.

It is we sinful women  
 who come out raising the banner of truth  
 up against barricades of lies on the highways  
 who find stories of persecution piled on each threshold  
 who find the tongues which could speak have been  
 severed.

It is we sinful women.  
 Now, even if the night gives chase  
 these eyes shall not be put out.  
 For the wall which has been razed  
 don't insist now on raising it again.

یہ ہم گنہگار عورتیں ہیں  
جو اہل جہتہ کی تمکنت سے نہ رعب کھائیں  
نہ جان بیچیں  
نہ سر جھکائیں، نہ ہاتھ جوڑیں!

کشورناہید

It is we sinful women  
who are not awed by the grandeur of those who wear  
gowns

who don't sell our bodies  
who don't bow our heads  
who don't fold our hands together.

KISHWAR NAHEED

ہم اندھے پن کے متلاشی ہیں  
 جہاں تمیز کی حدیں غائب ہو جاتی ہیں  
 اور ہم صرف لمس بن کر رہ جاتے ہیں ،  
 لمس ۔ جو معذرت اور التجا کا آئینہ ہے  
 یہاں عزت اور امیری رہے گی  
 اس لئے کہ ہم ذہنوں کو پھو کر انہیں بے قیمت کر دیتے ہیں ۔  
 درخت پتے پہنتے ہیں  
 لہر خزاں ، وصال کی شہوتوں میں انہیں دوز کر دیتی ہے ۔  
 ہم بہرے پن کے متلاشی ہیں  
 کہ جہاں لفظ و معنی ، صرف ہلنے کی جنبش میں  
 قید ہوتے ہیں  
 جنبش ۔۔۔۔۔۔ کدہ پتلیوں کے تار ذرا بھی غلط ہیں جاتیں  
 تو سلا کیل چوڑھ ہو جاتا ہے  
 یہ کھیل تو رہے گا  
 اندر کے خوف کو عشرت منے بننے دو  
 ہم گونٹے پن کے متلاشی ہیں  
 کہ تالی بجانے والے آواز استعمال نہیں کرتے ہیں  
 آواز، آزاد ہو تو خرہ منصور  
 اور گھٹ جانے تو حسن ناصر بن جاتی ہے  
 لہر گونٹے پیچ تو سکتے ہیں  
 یہ کیوں ہے ۔ یہ کیوں ممکن ہے !!

کشور ناہید

We seek blindness  
 where the limits of discernment disappear  
 and we become merely a touch  
 Touch which is a mirror of apology and entreaty.  
 Here poverty and wealth shall remain  
 because we touch minds and render them valueless.  
 Trees wear leaves  
 but, lusting for union, Autumn buries them  
 underground.

We seek deafness  
 where words and meanings are held captive  
 merely by the motion of moving lips.  
 Movement - if puppet strings move a trifle incorrectly  
 the entire show collapses.  
 This show will go on.  
 Don't let your inner fears turn to an uncontrollable  
 tremor.

We wish to be mute  
 for those who clap do not use their voices  
 A voice that is independent is the cry of Mansur\*\*  
 When it is suffocated it becomes Naasir\*\*\*  
 But at least the mute can scream  
 Why is that so? How is that possible?

KISHWAR NAHEED

\*A section of the law used to prohibit public assemblies.  
 \*\*Mansur was executed for insisting: 'I am God' in a mystical  
 trance.  
 \*\*\*A civil servant punished for speaking out against the  
 government.

## موم محل

میرے بیاہ سے پہلے میری ماں  
خواب میں ڈر جایا کرتی تھی  
اس کی خوفناک چیخوں سے میری آنکھ کھل جاتی تھی  
میں اسے جگاتی ، ماجرا پوچھتی  
اور وہ خالی آنکھوں گھورتی رہتی  
اسے خواب یاد نہیں رہتے تھے ۔  
ایک رات خواب میں ڈر کر  
اس نے چیخ نہیں ماری  
خوف زدہ ہو کر مجھے اپنے ساتھ چٹا لیا تھا  
میں نے ماجرا پوچھا  
تو اس نے آنکھیں کھول کر شکرانہ ادا کرتے ہوئے کہا  
”میں نے خواب میں دیکھا تھا  
تم ڈوب رہی ہو اور میں نے تمہیں بچانے کو دریا میں چھلانگ لگائی ہے“  
اور اس رات بجلی گرنے سے  
ہماری بھینس اور میرا منیٹر جل گئے تھے ۔  
ایک رات ماں سو رہی تھی اور میں جاگ رہی تھی ،  
ماں بار بار مٹھی بند کرتی اور کھولتی  
اور یوں لگتا کہ جیسے کچھ پکڑنے کی کوشش میں تنگ کر

## A Palace of Wax

Before I ever married  
my mother  
used to have  
nightmares.  
Her fearful screams shook me  
I would wake her, ask her  
'What happened?'  
Blank-eyed she would stare at me.  
She couldn't remember her dreams.

One day a nightmare woke her  
but she did not scream  
She held me tight in silent fear  
I asked her,  
'What happened?'  
She opened her eyes and thanked the heavens  
'I dreamt that you were drowning,'  
she said,  
'And I jumped into the river to save you.'

That night the lightning  
killed our buffalo and my fiancé.

Then one night my mother slept  
And I stayed up  
Watching her open and shut her fist  
She was trying to hold on to something

گر پھر ہمت باندھنے کو مسیحا بند کرتی ہے  
یہیں نے ماں کو جگایا  
گراں نے مجھے خواب بتانے سے انکار کر دیا -  
اس دن سے میری نیند اڑ گئی  
میں دوسرے صحن میں آگئی  
اب میں اور میری ماں دونوں خواب میں پھینچیں مارتے ہیں  
اور جب کوئی پوچھے  
تو کہہ دیتے ہیں  
ہمیں خواب یاد نہیں رہتے -

کشور ناہید

Failing, and willing herself to hold on again.

I woke her  
But she refused to tell me her dream.

Since that day  
I have not slept soundly.  
I moved to the other courtyard.

Now I and my mother both scream  
through our nightmares

And if someone asks us  
We just tell them  
We can't remember our dreams.

KISHWAR NAHEED

## گھاس تو مجھ جیسی ہے

گھاس تو مجھ جیسی ہے  
پاؤں تلے بچھ کر ہی، زندگی کی مراد پاتی ہے  
گر یہ بھیگ کر کس بات کی گواہی بنتی ہے  
شہساری کی آنچ کی  
کہ جذبے کی حدت کی  
گھاس بھی مجھ جیسی ہے  
ذرا سا ٹھانے کے قابل ہو  
تو کاٹنے والی مشین  
اسے غل بنانے کا سواتے  
ہموار کرتی رہتی ہے  
عورت کو بھی ہموار کرنے کے لئے  
تم کیسے کیسے جتن کرتے ہو۔  
نہ زمین کی ٹوکی خواہش مرتی ہے  
نہ عورت کی۔

میری مانو، تو وہی پگڈنڈی بنانے کا خیال درست تھا  
جو حوصلوں کی شفتوں کی آنچ نہ سہ سیکس  
وہ پیوند زمین ہو کر  
یونہی زور آوروں کے لئے راستہ بنا دیتے ہیں  
گر وہ پر کاہ ہیں  
گھاس نہیں  
گھاس تو مجھ جیسی ہے!

کشور ناہید

## The Grass Is Really Like Me

The grass is also like me  
it has to unfurl underfoot to fulfil itself  
but what does its wetness manifest:  
a scorching sense of shame  
or the heat of emotion?

The grass is also like me  
As soon as it can raise its head  
the lawnmower,  
obsessed with flattening it into velvet,  
mows it down again.  
How you strive and endeavour  
to level woman down too!  
But neither the earth's nor woman's  
desire to manifest life dies.  
Take my advice: the idea of making a footpath was a  
good one.  
Those who cannot bear the scorching defeat of their  
courage  
are grafted on to the earth.  
That's how they make way for the mighty  
but they are merely straw not grass  
- the grass is really like me.

KISHWAR NAHEED

## میں کون ہوں

موزے بیچتی جوتے بیچتی عورت میرا نام نہیں  
میں تو وہی ہوں جس کو تم دیواریں چن کر  
مثل صبا بے خوف ہوئے  
یہ نہیں جانا  
پتھر سے آواز کبھی بھی دب نہیں سکتی  
میں تو وہی ہوں رسم درواج کے بوجھ تلے  
بے تم نے چھپایا  
یہ نہیں جانا  
روشنی گھور اندھیروں سے کبھی ڈر نہیں سکتی  
میں تو وہی ہوں گود بے جس کی پھول چنے  
انگارے اور کانٹے ڈالے  
یہ نہیں جانا  
زنجیروں سے پھول کی خوشبو چھپ نہیں سکتی  
میں تو وہی ہوں میری جیا کے نام پر تم نے  
مجھ کو خریدا مجھ کو بیچا  
یہ نہیں جانا  
کچے گھر لے پہ تیرے سوہنی مر نہیں سکتی

## Who Am I?

I am not that woman selling socks and shoes

I am the one you needed to bury alive  
to feel fearless as the wind again  
For you never knew  
that stones can never suppress a voice.

I am the one you hid beneath  
the weight of traditions  
For you never knew  
that light can never fear pitch darkness.

I am the one from whose lap you picked flowers  
and then poured flames and thorns instead  
For you never knew  
that chains cannot hide the fragrance of flowers.

In the name of modesty  
you bought and sold me  
For you never knew  
that Sohni\* cannot die braving the river on a fragile  
pot of clay.

\*A famous Punjabi legend. Sohni would cross the River Chenab on a baked clay pot every night to meet her lover. This pot was substituted by her sister-in-law for an unbaked one, causing her to drown.

میں تو وہی ہوں جس کو تم نے ڈولی بٹھا کے  
اپنے سر سے بوجھ اتارا  
یہ نہیں جانا  
ذہن غلام اگر ہے قوم ابھر نہیں سکتی  
پہلے تم نے میری شرم و حیا پر خوب تجارت کی تھی  
میری ممتا، میری وفا کے نام پر خوب تجارت کی تھی  
اب گودوں میں اور ذہنوں میں بھولوں کے کھلنے کا موسم ہے  
پوسٹروں پر نیم برہنہ  
موزے بیچتی جوتے بیچتی عورت میرا نام نہیں

کشور ناہید

I am the one you gave away in marriage  
So you could be rid of me  
For you never knew  
that a nation cannot emerge if the mind is enslaved.

For a long time you have profited by my shyness and  
modesty  
Traded so well on my motherhood and fidelity,  
Now the season for flowers to bloom in our laps and  
minds is here.

Semi-naked on the posters -  
I am not that woman - selling socks and shoes.

KISHWAR NAHEED

## "ناٹ میر"

بکری ' ذبح ہونے کا انتظار کرتی ہے  
 اور میں صبح ہونے کا -  
 کہیں روز دفتر کی میز پر ذبح ہوتی ہوں  
 جھوٹ بولنے کے لئے  
 یہی میری قیمت ہے -  
 تازہ قبروں کی طرح پاؤڈر سے لپے ہوئے چہرے  
 مجھے ملنے آتے ہیں  
 ذہنوں کے قبرستان میں ایسی سماؤٹیں ہی  
 زیب دیتی ہیں  
 میں اور میرا وطن ایک ساتھ پیدا ہوئے تھے  
 مگر دونوں کی بھارت بچپن ہی میں ماری گئی -  
 میں نے روٹی دیکھی نہیں  
 اپنے تصور میں اس کی شکل بناتی اور کھاتی ہوں  
 میرے بہت سے ہم عمر ، روٹی صرف خواب میں دیکھتے ہیں -  
 میرے ملک میں عورتیں پہلی کا چاند دیکھ کر دعائیں مانگتی ہیں  
 اور باقی ساری دعائیں اگلی پہلی کے لئے اٹھا رہتی ہیں -  
 دوسری شادی کے اجازت نامے پہ اٹوٹھا رگانے کے بعد  
 بھی  
 وہ پہلی کا چاند دیکھ کر دعائیں مانگتی رہتی ہیں  
 شاید ہم جیسے جھوٹ بولنے والوں کی عاقبت سنوارنے کے لئے -

## Nightmare

The goat awaits slaughter  
 and I wait for the morning  
 for every morning I am slaughtered at my office desk  
 for telling lies.  
 This is my price.

Like fresh graves,  
 faces smoothly caked with powder  
 come to meet me  
 In the graveyard of minds only such adornments seem  
 appropriate.

I and my country were born together  
 but we both lost our vision in our childhood.  
 I have not seen bread.  
 In my imagination I picture it and eat it.  
 A number of my generation dreams only of bread.

In my country women look at the crescent moon and  
 pray  
 And shelve all the rest of their prayers for the first day  
 of the next moon.  
 Even after they have stamped permits for a second  
 marriage with their own thumbs  
 they pray when they see the first moon of the month.  
 Perhaps, to attain a better afterlife for liars like  
 us.

ہم اپنی جنگجویانہ بہادری کے گن گاتے ہیں  
اور کھسیاں ہم پر یلغار کرتی رہتی ہیں -  
ہم اپنے قد سے لمبی تلوار کو اسلاف مانتے ہیں  
اور ان کا رنگ اپنی زبانوں پر سجا لیتے ہیں  
زنگ خوردہ زبانوں اور زمانوں میں زندگی بسر کرنے والوں کا نام  
دفتری بابو ہوتا ہے -

جانے والے کا ہر حساب غلط  
اور آنے والے کا ہر حساب درست  
زنگ خوردہ زبانیں ہی کہہ سکتی ہیں  
اب تو تلوار بنانے والا آہن گرہیر سمجھتا ہے  
کہ فتح وہ تحریر کرتا ہے

کشور ناہید

We sing praises of our warlike courage  
flies assault us.  
A sword taller than ourselves we claim as  
our inheritance  
Decorating our tongues with our ancestral colours.

Those who live in rusty times amongst rusty tongues  
are petty officials.

'The one who's "out" had everything wrong  
the one who's "in" has everything right,'  
only rusty tongues would say that.  
Now even the ironmonger, who makes the sword,  
assumes  
it is he who writes victory.

KISHWAR NAHEED

## سنسورشپ

جن زمانوں میں کیمرا ظلم کو ہمیشہ کے لئے  
 مجسم نہیں کر سکتا تھا  
 متیس ان زمانوں تک ہی  
 ظلم کو بہادری کا نام دینے کی تاریخ لکھنی چاہئے تھی۔  
 آج سلولائیڈ پہ منتقل منظروں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے  
 کہ پہاڑی ڈھلوانوں پہ جڑوں سے لٹتے درختوں کی آواز اور  
 منظر نامہ کیسا ہوتا ہے۔  
 چاہے تم خوش ہو یا افسردہ  
 سانس تو لیتے ہو۔  
 ہر کہیں کھولنے یا بند کرنے سے  
 ذہن پہ نقش، منظر نہیں بدلتا ہے  
 دریا میں کھڑے درخت کا تتا  
 لکڑی کا ہی رہتا ہے  
 گرچہ نہیں بنتا ہے۔  
 ہم کب سے کہانیوں کی چھتوں پر چڑھے یہ سوچ رہے ہیں  
 کہ یہ شہر ہمارا ہے

## Censorship

In those times when the camera could not freeze  
 tyranny for ever

only until those times  
 should you have written  
 that history  
 which describes tyranny as valour.

Today, gazing at scenes  
 transferred on celluloid,  
 one can gauge  
 what the scene is like  
 and the sound  
 when trees are uprooted from the hillsides.

Whether you are happy or sad  
 you must breathe  
 Whether your eyes are open or closed  
 the scene, its imprint on the mind,  
 does not change.

The tree that stands in the river  
 always remains wooden  
 cannot become a crocodile.

For a long time now,  
 we have stood  
 on the rooftops of stories  
 believing this city is ours

بنیاد کی دیواروں کی زمین بیٹھ گئی ہے  
مگر اب تک ہم کہا نیوں کی چھتوں پر چڑھے  
چھیکی دو پہروں کی اجڑی مٹیوں کی ٹوٹی اینٹوں کی  
چوڑی دراڑوں کو زندگی سمجھ رہے ہیں۔

کشور ناہید

The earth beneath the foundations has sunk  
but even now we stand  
on the rooftops of stories  
assuming life to be  
the insipid afternoon's wasted alleyways  
with their shattered bricks  
and gaping fissures.

KISHWAR NAHEED

## تو دکلامی

مجھے سزا دو  
 کہیں نے اپنے لہو سے تعبیر خواب لکھی  
 جنوں بریدہ کتاب لکھی  
 مجھے سزا دو  
 کہ میں نے تقدیس خواب فرمایاں جاں گزاری  
 بر لطف شب زادگاں گزاری  
 مجھے سزا دو  
 کہ میں نے قاتل کو وصف تیغ و علم سکھایا  
 سردوں کو اوج قلم سکھایا  
 مجھے سزا دو  
 کہ میں عدو کی صلیب کی محنت رہی ہوں  
 ہوا کی زد پہ تلے چراغوں کی روشنی ہوں  
 مجھے سزا دو  
 کہ میں نے دو شیزگی کو سودائے شب گماں سے رہائی دی تھی  
 گھروں کے بجھتے دیوں کو شان خدائی دی تھی  
 مجھے سزا دو  
 کہ میں جیوں تو تمہاری دستار گرنے جانے  
 مجھے سزا دو  
 کہ میرے بیٹوں کے ہاتھ اٹھے تو تم نہ ہو گے  
 کہ ایک بھی تیغ حرف قوس سے نکلے تو تم نہ ہو گے

## Talking to Myself

Punish me  
 for I have written the significance of the dream  
 in my own blood  
 written a book ridden with an obsession  
 Punish me  
 for I have spent my life sanctifying the dream of the  
 future  
 spent it enduring the tribulations of the night  
 Punish me  
 for I have imparted knowledge and the skills of the  
 sword to the murderer  
 and demonstrated the power of the pen to the mind  
 Punish me  
 for I have been the challenger of the crucifix of hatred  
 I'm the glow of torches which burn against the wind  
 Punish me  
 for I have freed womanhood from the insanity of the  
 deluded night  
 Punish me  
 for if I live you might lose face  
 Punish me  
 for if my sons raise their hands you will meet your end  
 If only one sword unsheaths itself to speak you will  
 meet your end

مجھے سزا دو  
کہ میں تو ہر سانس میں نئی زندگی کی خواہش  
حیات و بعد حیات بھی زندہ تر رہوں گی  
مجھے سزا دو  
کہ پھر تمہاری سزا کی میعاد ختم ہوگی

کشور ناہید

Punish me  
for I love the new life with every breath  
I shall live my life and shall doubly live beyond my life  
Punish me for then the sentence of your punishment  
will end.

KISHWAR NAHEED

## انٹی کلاک وائز

میری آنکھیں، تمہارے تنوے بھی بن جائیں  
 تو بھی تمہیں یہ خوف نہیں چھوڑے گا  
 کہیں دیکھ تو نہیں سکتی  
 جسموں اور فقروں کو  
 خوشبو کی طرح محسوس تو کر سکتی ہوں  
 میری ناک اپنے تحفظ کی خاطر  
 تمہارے سامنے رگڑ رگڑ کر  
 بے نشان بھی ہو جانے  
 تو بھی تمہیں یہ خوف نہیں چھوڑے گا  
 کہیں سونگھ تو نہیں سکتی  
 مگر کچھ بول تو سکتی ہوں  
 مرے ہونٹ تمہاری مجازیت کے گن  
 گا گا کر  
 خشک اور بے روح ہو بھی جائیں  
 تو بھی تمہیں یہ خوف نہیں چھوڑے گا  
 کہیں بول تو نہیں سکتی  
 مگر چل تو سکتی ہوں  
 مرے پیروں میں زوجیت  
 اور شرم و حیا کی بیڑیاں ڈال کر  
 مجھے مفلوج کر کے بھی  
 تمہیں یہ خوف نہیں چھوڑے گا  
 کہ میں چل تو نہیں سکتی

## Anticlockwise

Even if my eyes become the soles of your feet  
 even so, the fear will not leave you  
 that though I cannot see  
 I can feel bodies and sentences  
 like a fragrance.

Even if, for my own safety,  
 I rub my nose in the dirt till it becomes invisible  
 even so, this fear will not leave you  
 that though I cannot smell  
 I can still say something.

Even if my lips, singing praises of your godliness  
 become dry and soulless  
 even so, this fear will not leave you  
 that though I cannot speak  
 I can still walk.

Even after you have tied the chains of domesticity,  
 shame and modesty around my feet  
 even after you have paralysed me  
 this fear will not leave you  
 that even though I cannot walk  
 I can still think.

مگر سوچ تو سکتی ہوں  
آزاد رہنے، زندہ رہنے  
اور مے سوچنے کا خوف  
تمہیں کن کن بلاؤں میں گرفتار کرے گا

کشور ناہید

Your fear  
of my being free, being alive  
and able to think  
might lead you, who knows, into what travails.

KISHWAR NAHEED

## سرد ملکوں کے آقاؤں کے نام

میرا ملک گرم ہے  
 میرے ہاتھوں کی تپش کا سبب شاید یہی ہے۔  
 میرا ملک گرم ہے  
 میرے پیروں کے جلنے کا سبب شاید یہی ہے۔  
 میرا ملک گرم ہے  
 میرے بدن پہ آبلوں کا سبب شاید یہی ہے۔  
 میرا ملک گرم ہے  
 میرے گھر کی چھت پگھل کر گر جانے کا سبب شاید یہی ہے۔  
 میرا ملک گرم ہے  
 میری دیواروں کے جھلسا دینے کے رویے کا سبب شاید یہی ہے۔  
 میرا ملک گرم ہے  
 میرے بچوں کے پیاسے رکھے جانے کا سبب شاید یہی ہے۔  
 میرا ملک گرم ہے  
 میرے بے لباس رکھے جانے کا سبب شاید یہی ہے۔  
 میرا ملک گرم ہے  
 شاید اسی لئے نہ برستے بادلوں کے آنے کا پتہ چلتا ہے۔  
 اور نہ سیلابوں کے گزر جانے کا  
 کر میری فصلوں کے اجاڑنے کو  
 کبھی مہاجن کبھی جنگلی جانور، کبھی آفتیں  
 اور کبھی خود ساختہ آقا آن دھمکتے ہیں۔  
 مجھے اپنے گرم ملک سے نفرت کرنا مت سکھاؤ  
 مجھے ان آفتوں میں اپنے گیلے کپڑے سکھانے دو  
 مجھے اس کے کھلیانوں میں سونا اگانے دو

## To the Masters of Countries with a Cold Climate

My country is torrid  
 maybe that is why my hands feel warm  
 My country is torrid  
 maybe that is why my feet burn  
 My country is torrid  
 maybe that is why there are boils on my body  
 My country is torrid  
 maybe that is why the roof of my house melted and  
 caved in.

My country is torrid  
 maybe that is why my children are kept thirsty  
 My country is torrid  
 maybe that is why I am kept unclothed.

My country is torrid  
 maybe that is why one neither knows of clouds which  
 bring rainfall  
 nor of floods that destroy.  
 And to wreck my harvests, sometimes moneylenders,  
 sometimes wild beasts, sometimes calamities  
 and sometimes self-styled masters arrive.

Don't teach me to hate my torrid country  
 Let me dry my wet clothes in these courtyards  
 let me plant gold in its fields

مجھے اس کے دریاؤں سے پیاس بجھانے دو  
مجھے اس کے درختوں کی چھاؤں میں سانس لینے دو  
مجھے اس دھول کو پہننے اور مسافتوں کو اوڑھنے دو  
مجھے لیے ہوتے سایوں کی چھاؤں نہیں چاہئے  
مجھے تو نکلنے سورج کی شعاعوں کی حمایت حاصل ہے  
سورج اپنی توانائی میرے ملک میں ارزاں کرتا ہے

کشور نامہ

let me quench my thirst at its rivers  
let me rest beneath the shade of its trees  
let me wear its dust and wrap its distances around me.  
I don't want the shade of lengthening shadows  
I have the support of the rays of the rising sun.  
The sun has made its energy accessible for my country  
the sun and I  
the sun and you  
cannot walk side by side.  
The sun has chosen *me* for company.

KISHWAR NAHEED